سلسلۂ تعلیل کا وجود ہی نہیں۔ حق ان دونوں کے بین بین ہے۔
امام غزالی کو اس مسئلہ تعلیل کی وجہ سے ہی معجزات کی اہمیت کو کم کر کے دکھانا پڑا اور وہ کہنے پر مجبور ہوتے تھے کہ علم آپ اپنا معیار ہے اور حق اپنے اثبات کے لیے کسی بیرونی سہارے کا رہینِ منت نہیں اس لیے خوارق و معجزات سے جو اذعان و یقین حاصل ہوتا ہے اس کا مرتبہ زیادہ بلند نہیں بلکہ علم کی اس نوعیت سے بہرحال فروتر ہے جو دلیل و برہان سے حاصل ہوتا ہے لیکن عجیب بات ہے کہ دلیل و برہان کا یہ شیدائی فلسفہ و حکمت سے بھی تسکینِ قلب حاصل نہ کر سکا۔ علمِ کلام کا ماہر ہوتے ہوئے وہ سکونِ قلب حاصل کرنے میں یکسر ناکام رہا اور اسے اس دولت کے حصول کیلیے علم لدنی اور انکشافاتِ وجدانی کا ہی دست نگر ہونا پڑا۔
الغرض پوری کتاب بڑی معلومات افزا اور مفید ہے۔ کتاب کا معیارِ طباعت و کتابت بھی عمدہ ہے۔

سائنس اور تصوف از جناب احمد محمودی سحر صاحب۔ صفحات ۱۲۸ قیمت درج نہیں۔
ملنے کا پتہ: جناب احمد محمودی سحر صاحب۔ مکان نمبر ڈی ۵/۲ پلاٹ نمبر ۵ پیر الٰہی بخش کالونی کراچی ۵۔
زیر تبصرہ کتاب "سائنس و تصوف" میں بعض اعتقادی مسائل مثلاً وجودِ خدا، ضرورتِ وحی، ایمان بالرسالت وغیرہ کو سائنسی معلومات کے حوالے سے ایک مکالمہ کی صورت میں ذہن نشین کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ موصوف اپنی اس سعی میں کافی حد تک کامیاب ہیں، خصوصاً شروع کے پچاس صفحات بڑے جاندار معلوم ہوتے ہیں۔ زبان سلیس اور طرزِ استدلال سلجھا ہوا۔ اصطلاحات کا ترجمہ آسان اور قابلِ فہم ہے۔ آخر میں سائنس کی اصطلاحات کے ساتھ رباعیات کچھ زیادہ موزوں معلوم نہیں ہوتیں۔ مغربی علماء اب اس طرف مائل ہو رہے ہیں کہ خدا اور مذہب وغیرہ کے مسائل پر سائنس کی ایجادات کے حوالہ سے روشنی ڈالیں تاکہ وہ آج کل کے لوگوں کے نزدیک زیادہ قابلِ قبول ہو سکیں اس لیے ہمارے ہاں بھی یہ کوشش ایک حد تک پسندیدہ ہے جس سے ممکن ہے سائنس گزیدہ لوگوں کا کچھ علاج ہو سکے لیکن ہم اس طرزِ استدلال کو ابتدائی منزل کے بعد کچھ کارآمد نہیں پاتے۔ حقیقت یہ ہے کہ سائنس